لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ

الحمد للہ کہ

رسالہ

حکایات اسلامیہ

موجودات معروف بہ

اسلامی تاریخ

جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات طیبہ بطور حکایات

بچوں کیلئے لکھے گئے ہیں۔

مصنفہ

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری

مصنف تفسیر ثنائی و تفسیر القرآن

وغیرہ وغیرہ

مطبوعہ .... سٹیم پریس امرتسر
۱۹۱۶ء

(قیمت فی جلد ۲؍)

PUBLIC LIBRARY RAMPUR
ENTERED
General Stock Register
Dated
AsliAhleSunnet.com

ہفتہ وار اخبار

اہلحدیث

(امرتسر)

یہ اخبار کیا ہے؟ مجمع البحرین ہے یعنی دین اور دنیا کا مجموعہ ۱۸×۲۲ تقطیع کے ۱۶ بڑے صفحوں پر ہر جمعہ کو ہفتہ وار امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔ جسمیں مضامین مذہبی۔ اخلاقی مسائل فتاوے اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات وغیرہ درج ہوتے ہیں۔ ایک دو صفحوں پر دنیا بھر کی جدید جدید خبریں بھی درج ہوتی ہیں۔ غرض یہ اخبار توحید و سنت کا حامی۔ شرک و بدعت کا دشمن۔ مخالفین کے سامنے ڈھال کا کام دینے والا ہے۔ دنیا کی جدید جدید اور عمدہ خبریں بھی۔ قیمت سالانہ تین روپے (۳ للعہ)

المشتہر: منیجر اہلحدیث۔ امرتسر

AsliAhleSunnet.com

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی اہلہا

LIBRARY RAMPUR

اِلتماسِ مصنّف

اس کتاب کے لکھنے کا مجھے دو وجہ سے خیال پیدا ہوا۔ ایک تو میں نے دیکھا۔ کہ اسلامی تعلیم کے سلسلۂ اردو میں کوئی کتاب تاریخ متعلقہ احوال کریمہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں۔ اگر کوئی ہے بھی۔ تو وہ بھی ایسی کہ اس سے خرد سال بچے مستفید نہیں ہو سکتے۔ بلکہ وہ بھی ایسی طرز پر ہیں۔ کہ جیسی مطولات ہوا کرتی ہیں۔ دوم میں نے سُنا تھا۔ کہ بعض مہذب ملکوں کا دستور ہے کہ بچوں کو خرد سالی میں جو حکائتیں سُناتے ہیں۔ وہ بھی اپنے ہی ملک کی تاریخ شاہانہ ہوتی ہے۔ جس سے انکی اولاد کو بہت ہی نفع پہنچتا ہے۔ ایک تو وہ خاص دُنیا کے ہیر و پھیر کو خرد سالی میں ہی سمجھ جاتے ہیں۔ نیز انکو خاصکر اپنے ملک کے حالات متعلقہ سلطنت عمدہ طور سے واضح ولائح ہیں۔ بڑے ہو کر وہ منتظمان ملک بننے کی قابلیت رکھتے ہیں سو ان دو باتوں کے لحاظ سے میں نے سوچا۔ کہ مسلمانوں کے حق میں اس سے بہتر کچھ نہ ہوگا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات طیبہ مختصراً بطرز حکایات لکھے جائیں۔ تاکہ مسلمانوں کے خرد سال بچے صرف معمولی حکایات

AsliAhleSunnet.com

سننے میں وقت نہ کھویا کریں۔ بلکہ ان حکایتوں سے کوئی اچھا نتیجہ نکال سکیں۔ چنانچہ موقع بموقع اطلاع بھی کر دیگئی ہے۔

اہل اسلام سے امید کامل ہے کہ اس کتاب کو معمولی حکایات کے لحاظ سے نہ خریدینگے۔ بلکہ اسکے نتائج حسنہ کے لحاظ سے نہ صرف خود بلکہ اپنے احباب کو بھی اس کی طرف متوجہ کرینگے بمنشاء حدیث الدال علی الخیر کفاعلہ اجر عظیم کے مستحق ہو کر راقم آثم کے حق میں دعاگو ہونگے۔

اللھم اغفر لمولفہ ولمن سعیٰ

آمین یا رب

العلمین۔

الملتمس

ابو الوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر۔ پنجاب

AsliAhleSunnet.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اسلامی حکایات

ملقب بہ

اسلامی تاریخ

کتب خانہ
PUBLIC LIBRARY RAMPUR

پہلی حکایت

پہلے زمانہ میں ایک بادشاہ[1] عرب کے ملک میں پیدا ہوا تھا۔ اور تمام ملک کا حاکم بن گیا۔ اسکی پیدائش کا حال سنئیے۔ جب وہ پیدا ہوا۔ تو باپ اسکا مرگیا تھا۔ دادا اسکا زندہ تھا۔ اسکی والدہ بھی جس کا نام بی بی آمنہ تھا۔ اسکی چھ برس کی عمر میں انتقال کرگئیں۔ پھر وہ اپنے دادا کی پرورش میں رہا۔ پھر دادا بھی مرگیا۔ بعد اس کے چچا کے حوالہ ہوا چھوٹی عمر میں ہی یہ بادشاہ بڑا

[1] چونکہ خورد سال بچے بادشاہ وزیر کی حکائیت سنا کرتے ہیں۔ اسلئے بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بادشاہ لکھا گیا۔ بادشاہ کا اطلاق انبیاء پر قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں مذکور ہے۔ کہ اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَۃً اَفْسَدُوْھَا

AsliAhleSunnet.com

ہونہار تھا۔ ہر ایک اُس کے رکھنے کی خواہش کرتا تھا۔ ایکدفعہ اسکا چچا اسکو اپنے ساتھ لیکر سفر کو لیگیا۔ راہ میں ایک فقیر پرہیزگار اسکو ملا۔ اس فقیر نے پہچان لیا کہ یہ لڑکا اپنی قوم کا بادشاہ بنے گا۔ اور اس کے چچا سے کہدیا۔ کہ اسکو دشمنوں سے بچا رکھنا۔ اس کے دشمن بہت ہونگے۔ پھر تو اس کا چچا نہائیت ہی اسکی خبر رکھتا تھا۔ اُسے اپنے بیٹوں سے زیادہ محبت کرتا تھا۔ چھوٹی عمر ہی میں یہ بادشاہ بہت بہادر تھا۔ چودہ [۱۴] برس کی عمر میں دو دفعہ جنگ میں گیا خوب ہاتھ دکھائے۔ سب لوگ جان گئے۔ کہ یہ بڑا بہادر ہے۔ جب وہ اپنی جوانی کو پہونچا۔ تو پچیس [۲۵] برس کی عمر میں ایک بیوہ عورت سے اس عورت کی کہنے پر نکاح کرلیا۔ وہ عورت بڑی مالدار تھی۔ مگر وہ جوان بادشاہ مال و دولت کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا۔ بلکہ اپنی محنت سے کھاتا اور ہمیشہ جنگلوں اور پہاڑوں میں جاکر **اللہ تعالیٰ** کی عبادت کیا کرتا تھا۔ اور اپنے بیگانوں سے محبت کیا کرتا تھا۔ سب لوگ اسکو ولی جانتے تھے۔ یہانتک کہ بادشاہ کا نام **امین** (یعنی بڑا امانت والا) پکارتے تھے۔ اور لوگ اپنے جھگڑے اُس کے پاس لایا کرتے۔ اور وہ اُن کے فیصلے کیا کرتا۔ اور خدا کو بہت یاد کرتا تھا۔ کئی کئی روز پہاڑوں میں جاکر علیحدہ بیٹھ کر خدا کی یاد کیا کرتا۔ اُسکے شہر والے چاہتے تھے۔ کہ اسکو اپنا بادشاہ بنائیں۔ ابھی یہہ بات پوری نہ ہونے پائی تھی۔ کہ اس نے ایک بات ایسی کہدی جس سے وہ سارے اُس سے پھر گئے۔ اور دشمن بن گئے۔ حالانکہ وہ بات ٹھیک تھی۔ مگر اُن لوگوں کو بلاوجہ رنج پیدا ہوا۔ اُس نے کہا تھا کہ **خدا ایک ہے**۔ تم بہت سے خدا نہ بناؤ۔ جو کچھ مانگنا ہو۔ ایک ہی خدا سے مانگو۔ وہی دیتا ہے وہی لیتا ہے وہی بیمار کرتا ہے وہی اچھا کرتا ہے۔ وہی ہم سب کو ماں کے پیٹ سے پیدا کرکے نکالتا ہے۔ اُسی کی نماز پڑھو۔ اُسی کی نذر نیاز دیا کرو۔

وہ لوگ جو اس کے ملک والے تھے۔ ہندوؤں کی طرح بتوں کو پوجتے

AsliAhleSunnet.com

تھے۔ اور دیوی کے آگے سر جھکاتے تھے۔ پتھروں پر نظریں چڑھاتے تھے کہیں کسی قبر کی پوجا کرتے۔ کوئی درخت کو خدا مانتا۔ اسواسطے اُن لوگوں کو اُس بادشاہ کا کہنا بُرا معلوم ہوا۔ انہوں نے اُس بادشاہ کی ایک نہ سُنی اور طرح طرح کی تکلیفیں دینی شروع کیں۔ جن سے تنگ آکر وہ بادشاہ اُنکا ملک اور اپنا گھر بار چھوڑ کر دوسرے شہر میں چلا گیا۔ وہاں کے لوگ اُس کے تابعدار ہو گئے۔ اور پھر وہ بادشاہ تمام ملک کا بادشاہ بن گیا۔

میرے عزیز بچو! جو کچھ اُس بادشاہ کو ملا۔ وہ سب سچ کی بدولت تھا۔ تم بھی سچ بولا کرو۔ اگرچہ تم پر کتنی ہی تکلیفیں آویں۔ تمہارے دوست اور تمہاری سہیلیاں تمکو بُرا کہیں۔ تم سچ بولنے سے نہ رکا کرو۔

جن دنوں بادشاہ اپنے شہر میں تھا۔ ایکدفعہ سارے ہندو[ل] بُت پرست اکٹھے ہو کر اُس کے چچا کے پاس آکر کہنے لگے۔ کہ اپنے بھتیجے کو سمجھاؤ۔ وہ ہمارے بتوں کو بُرا نہ کہا کرے۔ یہ بُت ہمارے خدا ہیں۔ اگر بُرا کہنے سے باز نہ آیا تو ہم اُسے ماردیں گے۔ اُس بادشاہ کے چچا نے جس کا نام ابو طالب تھا کہا کہ اچھا جب میرا بھتیجا آئیگا۔ تو میں اُس سے کہدونگا۔ جب وہ بادشاہ آیا۔ تو اُس کے چچا نے اُسکو کہا کہ تیری قوم کے لوگ کہتے تھے کہ تو ہمارے بُتوں کو بُرا نہ کہا کر۔ اور ہم کو بُتوں کی پوجا سے منع نہ کر۔ نہیں تو ہم تمکو تکلیف دینگے۔ اُس بادشاہ نے کہا کہ چچا جان سُنو۔ اگر زمین و آسمان بھی اپنی جگہ سے ٹل جائیں۔ پر میں اپنے خدا کی پوجا اور بندگی سے نہ ٹلونگا۔ اور بتوں کی بندگی نہ کروں گا۔ یہ سُنکر بادشاہ کے چچا نے جان لیا کہ میرا بھتیجا اپنی بات پر بہت مضبوط ہے۔ پھر

ل؎ چونکہ خورد سال بچے ہندوؤں سے واقف ہیں اور مشرکین سے ناواقف۔ لہذا ہندو لکھا گیا ہے۔ ہندوؤں کا اطلاق مشرکین عرب پر استعارہ ہے۔ وجہ شبہ شرک ہے۔ اس قسم کے استعارات قرآن مجید میں بہت ہیں۔ انک لا تسمع الموتی اسی قبیل سے ہیں۔ منہ

AsliAhleSunnet.com

بولا۔ کہ جبتک میرے بیٹے ہیں جیتا ہوں۔ کوئی تجھے کچھ نہیں کر سکتا۔ بیشک تو سچّی بات لوگوں کو سُناتا رہ۔

پھر ایکدفعہ سارے ہندو دشمن جمع ہو کر بادشاہ کے پاس آئے۔ اور اُس سے کہنے لگے کہ ہم تجھکو بہت سا روپیہ پیسہ بھی دیتے ہیں۔ اور بہت سے تیرے نکاح بھی کرا دیتے ہیں۔ تو ہمارے بتوں کو بُرا نہ کہا کر۔ اور ہمکو بتوں کی بندگی سے نہ روک۔ بادشاہ نے اپنی سچّی بات پر جم کر اُن کی ایک نہ سُنی۔ اور سب روپیہ اور نکاح اُنکے واپس کر دیئے۔

اے میرے عزیزو اچھی بات پر ایسے جم جاؤ۔ کہ اگر کوئی تمہیں روپیہ پیسہ دیکر بھی جھوٹ بُلوانا چاہے۔ تو ہرگز نہ بولو۔ سچ میں بڑی برکت ہے اُس بادشاہ کے کتنے ہی مخالف تھے۔ مگر بادشاہ اُن کے ساتھ محبّت ہی سے پیش آیا کرتا تھا ہمیشہ اُن کے ساتھ نیک سلوک کرتا۔ اُن کی بیمارپرسی کو جاتا۔ موقع بموقع اُن کو وعظ بھی سُناتا۔ اور وعظ کہتا تھا کہ تم ایک ہی خدا کی بندگی کرو۔ اُسی کی نماز پڑھو۔ اپنے ماں باپ سے محبّت کرو۔ اور سب لوگوں کی خدمت کرو۔ کسی سے لڑو نہیں۔ اگر کوئی شخص تمہیں مارے یا گالی دیوے تو تم اُس سے بھی محبّت کیا کرو پھر وہ تمہارا بھائی بن جائیگا۔

ہجرت حبشہ کا بیان

ایکدفعہ بادشاہ کو کافروں نے بہت تنگ کیا مسجد میں نماز بھی نہ پڑھنے دی۔ اُسکے دوستوں کو بھی بہت تکلیف پہونچائی۔ آخر کار اُسکے بعض دوست (جو سات آٹھ کے قریب تھے) اپنا وطن چھوڑ کر دوسرے

AsliAhleSunnet.com

ملک کو (جس کا نام حبشہ تھا) چلے گئے۔ وہاں ایک عیسائی مذہب کا حاکم تھا۔
وہ کسی کو کچھ نہ کہتا تھا۔ جب وہ لوگ وہاں گئے۔ اور مشرکوں نے سُنا۔ کہ
کہ بادشاہ کے دوست وہاں چلے گئے۔ اور وہاں جاکر اپنا گھر بھی بنا لیا
بولے کہ کوئی ایسی تجویز سوچی جاوے۔ کہ پھر اُن کو یہاں لا کر اُسی طرح سے
تنگ کریں۔ آپسمیں صلاح اور مشورہ کرکے یہ سوچا کہ کچھ آدمی ہماری طرف سے
وکیل ہو کر اُس عیسائی حاکم کو بہت سا مال دیویں اور کہیں کہ ہمارے نوکر
ہمارا مال لیکر تمہارے پاس بھاگ آئے ہیں۔ وہ ہم کو واپس دیجئے۔

جب یہہ لوگ روپیہ لے کر وہاں پہونچے۔ اور عیسائی حاکم کے سامنے
آئے تو اُس نے اُن لوگوں کو جو بادشاہ کے دوست تھے اور اپنا گھر بار چھوڑ کر
بھاگ گئے تھے۔ بلا کر پوچھا کہ تم کون ہو اور یہ لوگ تم پر دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے نوکر تھے
بھاگ کر آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ صاحب۔ سنئیے۔ اصل بات یہ ہے
کہ یہ لوگ بتوں کو پوجتے ہیں۔ چوری کا کام کرتے ہیں۔ جوا کھیلتے ہیں۔
شراب پیتے ہیں۔ ایک دوسرے کو مارتے ہیں۔ طرح طرح کے ظلم کرتے
ہیں۔ ماں باپ کے حق ادا نہیں کرتے۔ لڑکیوں کو زندہ گاڑتے ہیں
ہم بھی ان کے ساتھ سب بُرے کاموں میں شریک تھے۔ اتنے میں خدا
کی طرف سے ایک بادشاہ آیا۔ اُس نے ہمیں سکھایا۔ کہ تم خدا کی نماز پڑھو۔
نہ بتوں کی اور نہ کسی چیز کی سواء خدا کے بندگی کرو۔ کوئی چیز دوسرا خدا
نہیں ہے۔ خدا ایک ہے۔ وہی مالک ہے وہی خالق ہے۔ وہی پیدا کرتا ہے
جب تم ماں کے پیٹ میں ہوتے ہو۔ وہی تمھیں بچہ بنا کر باہر لاتا ہے پھر
تمھارے واسطے وہی دودھ بناتا ہے۔ وہی تمھیں پالتا ہے۔ وہی تمھیں
بیمار کرتا ہے وہی تمھیں اچھا کرتا ہے۔ وہی مارتا ہے۔ غرض جو چاہتا ہے
وہ کرتا ہے۔ دُنیا میں جو کچھ ہوتا ہے۔ اُسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ تم اسی
خدا اکیلے کی بندگی کرو۔ اور ماں باپ کا کہا مانو۔ جوا نہ کھیلو۔ شراب نہ پیو۔

AsliAhleSunnet.com

کسی کو مت مارو۔ مہمان آوے۔ تو اُس کی خاطر کرو۔ کسی کو تکلیف نہ دو ہر ایک آدمی سے محبت کرو۔ چونکہ یہ لوگ بتوں کو پوجتے ہیں۔ اس لئے اِن کو بُرا معلوم ہُوا۔ اب ہم پر تہمت لگائے آئے ہیں۔ انہی کی تکلیفوں سے جان بچا کر ہم تیرے پاس آئے تھے۔ اگر تو بھی نہیں رہنے دیگا۔ تو خیر دیکھا جائیگا۔ جب یہ باتیں اس حاکم نے سُنیں۔ تب اُن ہندوں کو کہا کہ تم چلے جاؤ۔ اپنے روپے جو میرے لئے لائے ہو۔ واپس لے جاؤ۔ اِن لوگوں کو ہم نہیں نکالیں گے۔ آخر کار وُہ ہندو اپنا سا مُنہ لے کر واپس چلے آئے۔ اور وہ لوگ وہاں ہی رہے۔

پھر ایک دفعہ تمام ہندو جمع ہو کر اُس بادشاہ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ دیکھ ہم تجھے سمجھاتے ہیں۔ کہ ہمارے گھروں میں فتنہ و فساد نہ کر۔ کوئی تیری طرف ہو گیا ہے۔ اور کوئی ہماری طرف۔ مناسب ہے۔ کہ سمجھ جا اور بتوں کی بندگی سے منع نہ کر۔ بادشاہ نے کہا کہ مَیں خدا کی طرف سے تمھیں سمجھانے آیا ہُوں۔ تمہاری دولت اور عزت کی مجھے پرواہ نہیں اُسے اپنے پاس رکھو۔ مَیں تو صرف تمھیں **قرآن شریف** سکھاتا ہُوں۔ اگر تم لوگ میری بات نہیں مانتے۔ تو مَیں خدا پر چھوڑتا ہُوں۔ وُہ حاکم ہے وُہ مالک ہے۔ وُہی میرے تمھارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ یہ سُن کر ہندوؤں نے کہا کہ جب تک ہم زندہ ہیں۔ تم کو وعظ کہنے نہ دیں گے۔ مگر بادشاہ کو اپنے خدا پر بھروسہ تھا۔ کہ ان کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ اور ہمیشہ اُن کو وعظ سُناتا رہا۔ اُس شہر میں ہر سال کے بعد ایک دفعہ حج کے لئے لوگ جمع ہوتے تھے۔ حج میں کوئی کسی کو کچھ نہیں کہا کرتا تھا۔ اُس حج میں بھی بادشاہ یہی وعظ کہتا تھا۔ کہ تم بتوں کی بندگی نہ کرو۔ اور خدا کی نماز پڑھو۔ بہت سے لوگ باہر کے آئے ہوئے اُس کو مان جاتے تھے۔ اُدھر اس بادشاہ کے دشمنوں نے

AsliAhleSunnet.com

اُس کا نام جادوگر۔ شاعر۔ جھوٹا۔ رکھا ہوا تھا۔ جو لوگ باہر سے آتے۔ اُن کو بادشاہ کے مِلنے کا شوق ہوتا۔ بادشاہ کے پاس جب آتے۔ تو اُس کا کلام نہائیت ہی دانائی اور سچائی کا سُنتے۔ اور بہت بزرگ اُس کو دیکھتے۔ بغیر کسی جادو اور شعر خوانی کے خدا تعالیٰ کا خوف اور آپکے سچے کلام کا اثر اُن لوگوں کے دِلوں پر اثر کر جاتا۔ چنانچہ بادشاہ سلامت ایک دفعہ (جب دشمنوں نے اُس کو نہائیت ہی ایذا پہونچائی تھی) غمگین بیٹھا تھا۔ کہ چھ آدمی ایک شہر سے آئے جو سُن چکے تھے۔ کہ یہ شخص مجنون ہے۔ دیوانہ ہے۔ شاعر ہے۔ جھوٹا ہے۔ جب آکر اُس کا کلام سُنا۔ تو ایسے خوش ہوئے۔ کہ اُسی وقت اُنہوں نے کہا کہ صاحب ہم آپکے خادم ہیں۔ یہ لوگ آپ کے دُشمن جو کہتے ہیں۔ سب جھوٹ ہے۔ جب وُہ چھ آدمی اپنے اپنے مقاموں کو واپس گئے۔ وہاں جا کر اُنہوں نے بادشاہ کی خبر لوگوں کو سُنائی۔ وہاں بھی لوگ سُنکر چاہنے لگے۔ کہ ہم بھی اُس بادشاہ کو ملیں گے۔ دوسرے سال بارہ آدمی مِل کر آئے۔ سب نے اتفاق سے کہا کہ اگر آپ ہمارے شہر میں آؤ گے۔ تو ہم آپ کی حمائیت کریں گے ایک بات جس سے بادشاہ سلامت کو بڑا رنج ہوا۔ یہ ہوئی۔ کہ بادشاہ کا چچا جسکا نام ابو طالب تھا۔ جو اُس کی حمائیت کرتا تھا۔ اُس کو دشمنوں سے ہر وقت بچاتا تھا۔ مر گیا۔ اور بادشاہ کی بیوی بھی جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ کہ بڑی مالدار تھی۔ جس کا نام حضرت خدیجہ تھا۔ اور جس کے لحاظ سے لوگ شرارت کم کرتے تھے۔ فوت ہو گئی۔ پھر تو تمام دُشمنوں نے بے کھٹکے ہو کر اُس پر حملے کرنے شروع کر دیئے۔ تو بادشاہ سلامت نے چاہا کہ مَیں کسی اور شہر میں چلا جاؤں۔ اُس نے بعد غور یہ سمجھا کہ جس شہر میں میرے ننھال رہتے ہیں۔ (اُس شہر کا نام طائف تھا)۔ اگر میں وہاں جاؤں تو شائید میرے ننھال میری مدد کریں۔ تاکہ میں اپنی قوم کے لوگوں کو ہدائیت کر سکوں اور اُن کو خدا کی نماز

AsliAhleSunnet.com

سکھاؤں۔ جب بادشاہ وہاں پہونچا۔ تو وہاں کے لوگوں کی بدسلوکی کی وجہ سے اپنے ارادہ کو پورا نہ کرسکا۔ ایسا ہوا کہ انہوں نے چھوٹے چھوٹے لڑکے پیچھے لگوا کر شہر سے نکلوا دیا۔ اور اوپر سے پتھر برسائے۔ جن کے صدموں سے بادشاہ کے ٹخنوں سے خون جاری ہوگیا۔ اور کئی روز تک اس نے کھانا نہ کھایا۔ ان کے واسطے بھی دعا کر کے وہاں سے چل نکلا۔ پھر اپنے شہر میں آیا۔ اب تو اس شہر والوں کا بہت ہی زور چلا۔ ایک دفعہ یہ بادشاہ نماز پڑھ رہا تھا۔ ہندوں نے اس کی پیٹھ پر اونٹ کی ناپاک بیٹی گوبر سے بھری ہوئی۔ رکھدی۔ بادشاہ اسی طرح سجدہ میں پڑا رہا۔ جب اس بادشاہ کی بیٹی کو (جس کا نام حضرت فاطمہ تھا) خبر ملی۔ وہ دس۔ بارہ برس کی تھی۔ دوڑی دوڑی مسجد میں آئی۔ تو اس نے وہ بیٹی اس کی پیٹھ سے اتاری۔ پھر آخر تنگ آکر اس بادشاہ نے ان لوگوں کے حق میں خداوند تعالے کی جناب میں ہاتھ اٹھا کر بددعا کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جن لوگوں کے نام لے کر بددعا کی تھی۔ وہ سب سے پہلے میدان جنگ میں مرے۔ پھر تو دشمنوں کا زور ٹوٹ گیا۔

ایک دفعہ دوسرے شہر والے اس کے پاس آئے۔ اور کہا کہ آپ چلیں ہمارے شہر میں رہیں۔ ان بت پرستوں کو چھوڑیئے ہم آپ پر جان قربان کرنیوالے ہیں۔ آپ کے پسینے کی جگہ ہم خون گرائیں گے۔ آپکے پاؤں تلے آنکھیں بچھائیں گے۔ آپ ضرور چلیئے ہم آپ کو اپنا بادشاہ بنائیں گے۔ یہ بھی اقرار کیا۔ کہ ہم ایک ہی خدا کی بندگی کریں گے۔ کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں گے۔ نہ چوری کریں گے نہ زنا کریں گے۔ اور نہ شراب پئیں گے۔ آپ ضرور تشریف لے چلیں۔ کسی طرح کا اندیشہ نہیں۔ جب یہ وعدہ ہوچکا۔ ادھر ہندوں کو بھی خبر ہوگئی۔ کہ بادشاہ کے ساتھ اور لوگ آکر مل گئے ہیں۔ انہوں نے چاہا۔ کہ ان کو ڈھونڈ

AsliAhleSunnet.com

کر مار ڈالیں۔ بہت تلاش کی مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ آخر کار تنگ آکر بیٹھ گئے۔ اور
ایک کمیٹی کی۔ جس میں یہ تجویز پیش ہوئی۔ کہ بادشاہ کے ساتھ کیا کریں۔ ہمارے
بتوں کو برا کہتا ہے۔ اُن کی بندگی نہیں کرتا۔ بلکہ کرنے والوں کو برا جانتا ہے
جس کی وجہ سے ہمارے گھروں میں فتنہ و فساد ہو رہا ہے۔ کسی نے کہا
اسکو قید کر لو۔ کوئی بولا۔ اس کو نکال دو۔ کسی نے کہا۔ اس کو قتل کر ڈالو
ایک شخص (جس کا نام ابوجہل تھا اور رشتہ میں بادشاہ کا چچا تھا)
بولا۔ کہ میرے خیال میں ایک شخص نہ مارے۔ ورنہ بادشاہ کے وارث
اُس کو مروا ڈالیں گے۔ بہت سے لوگ جمع ہو کر ایک ہی دفعہ جا پڑیں
جب بادشاہ کے وارث دعویٰ کریں گے۔ تو ہم سب اُن کو روپے دے کر
چھوٹ جاویں گے۔ سب نے مان لیا کہ بہت خوب۔ چند آدمی جوان چُن
چُن کر بادشاہ کے مکان پر بٹھا دیئے۔ تمام رات وہ بیٹھے رہے۔ اُنہوں
نے جانا۔ کہ صبح کو نماز پڑھنے کے لئے ضرور نکلے گا۔ تو ہم سب اُسے قتل
کر دیں گے۔ رات ہی کو خدا نے بادشاہ کو خبر کر دی۔ کہ آج تیرے مکان
کے گرداگرد پہرا لگ رہا ہے۔ تو نکل جا۔ ہم تجھے بچا کر لے چلیں گے
جب وہ بادشاہ نکلنے لگا۔ تو اپنی جگہ بستر پر اپنے چھوٹے بھائی
چچا زاد کو (جس کا نام حضرت علیؓ تھا) لٹا دیا۔ جب نکلا۔ تو تمام لوگ
بے ہوش ہو گئے۔ سب کے سر پر خاک ڈال کر بادشاہ چلا گیا۔
کوئی بھی نہ مار سکا۔

اے میرے عزیز بچو! تم جانتے ہو کہ بادشاہ کو کس نے بچایا۔
اور کیوں بچایا۔ خدا نے ہی بچایا۔ اور اس لئے بچایا۔ کہ بادشاہ خدا
سے ہی ہمیشہ دعا مانگتا تھا۔ اور اسی کو اپنا مالک سمجھتا تھا۔ تم بھی
ایسا ہی کرو۔ پھر خدا تمہاری تکلیفوں کو بھی دور کریگا ✽

AsliAhleSunnet.com

شق القمر

ایک دفعہ ہندوؤں نے اُس بادشاہ سے کہا۔کوئی بات ایسی دکھلا جو کسی نے نہ دکھلائی ہو۔پھر ہم تجھ کو مان لیں گے۔آسمان پر چاند کو دو ٹکڑے کرکے ہمیں دکھادے۔اُس بادشاہ نے بسم اللہ کرکے چاند کو اشارہ کیا۔چاند خدا کے حکم سے دو ٹکڑے ہوگیا۔ایک ٹکڑا پہاڑ کی ایک جانب۔دُوسرا دُوسری جانب نظر آیا۔اِس بات کو دیکھکر بھی ہندوؤں نے کہا۔یہ جادوگر ہے۔ایسے کام جادوگر کرتا ہے آسمان کے ستارے توڑتا ہے۔اور لگاتا بھی ہے۔بیشک یہ جادوگر ہے ؞

تکثیرِ ماء

ایک دفعہ بادشاہ کے دوستوں کے پاس پانی نہ تھا۔جس سے وہ بہت تنگ ہوئے۔وہ بادشاہ کے پاس آکر فریاد کرنے لگے کہ ہمارے پاس پانی نہیں۔جس کی وجہ سے ہم بہت تنگ ہو رہے ہیں۔بادشاہ نے کہا کہ کوئی پیالہ پانی کا میرے پاس لاؤ۔وہ ایک پیالہ پانی کا بادشاہ کے پاس لائے۔بادشاہ نے اُس پیالہ میں اپنا ہاتھ رکھدیا۔اتنا پانی ہوگیا۔کہ تمام لوگوں نے جو تین سو سے بھی زیادہ تھے۔وضو وغیرہ کرلیا۔اور پیالہ اُسی طرح بھرا رہا۔اُس پیالہ سے نہیں تھا۔بلکہ بادشاہ کی اُنگلیوں سے پانی نکل رہا تھا۔

AsliAhleSunnet.com

خدا نے بادشاہ کی دُعا قبول کر لی تھی۔ کیونکہ بادشاہ بہت ہی نیک تھا
اَے میرے عزیز بچو! تم بھی اگر نیک بن جاؤ گے۔ تو تمہاری دُعا کو
بھی خداوند تعالیٰ قبول کر کے جو تم مانگو گے۔ تمھیں دیا کرے گا۔ اُس
بادشاہ کی یہ بات دیکھ کر بھی ہندوؤں نے نہ مانا ⁂

تکثیرِ طعام

ایک دفعہ بادشاہ کو سخت بھوک لگی تھی۔ ہندوؤں نے بہت تنگ کیا تھا۔ کچھ کام کاج کرنے نہیں دیتے تھے۔ بادشاہ کے ایک خادم نے اپنے گھر میں جا کر اپنی بیوی سے ذکر کیا کہ ہمارے بادشاہ سلامت کو بہت بھوک لگ رہی ہے۔ تیرے پاس کچھ ہو۔ تو اُس کو کھلائیں۔ وہ بیچاری بھی غریب تھی۔ اُس نے کہا۔ اور تو کچھ نہیں صرف جَو کی روٹی کے ٹکڑے ہیں۔ اُس کے لئے بھیجدیویں۔ ان کے کھانے سے کچھ تو بھوک کم ہو جاوے گی۔ اُنہوں نے اپنے چھوٹے سے بیٹے کو (جس کا نام انس تھا) دیکر بھیجا۔ جب وہ لڑکا بادشاہ کے قریب روٹی کے ٹکڑے لے کر پہونچا۔ تو بادشاہ نے دیکھتے ہی اُس کو کہا کہ لڑکے تم چلو۔ ہم تمہارے گھر ہی میں آکر کھائیں گے۔ اور جتنے لوگ ساتھ تھے۔ اُن سب کو اپنے ساتھ لیکر اُن کے مکان پر چلے گئے۔ گھر والوں کو فکر ہوئی کہ ہمارے پاس تو یہی ٹکڑے جَو کی روٹی کے ہیں۔ اور ہمارا بادشاہ سلامت بہت سے لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر آ گیا ہے اُس کی بیوی دانا تھی۔ بولی۔ ہمارے بادشاہ نے جو کچھ کیا ہے۔ سوچ سمجھ کر ہی کیا ہوگا۔ جب وے سب بیٹھ

AsliAhleSunnet.com

بادشاہ نے حکم دیا۔ کہ اُن سب ٹکڑوں کو توڑ کر ایک جگہ جمع کردو۔ جب اُن کو جمع کر دیا۔ تو بادشاہ نے اُن پر دُعا کی۔ وہ ٹکڑے جَو کی روٹی کے اِتنے ہو گئے۔ کہ اسّی آدمیوں نے کھائے۔ پھر بھی بڑھ رہے۔ سب سے پیچھے بادشاہ نے کھایا اور شُکر خدا کا کیا۔

اے میرے عزیز بچو! اسی طرح جب کبھی تم بھی کوئی چیز بانٹنے لگو۔ تو سب سے پیچھے کھایا کرو۔ اور کھا کر خدا کا شکر بھی کیا کرو۔

تکثیرِ خُرما

ایک دفعہ اُس بادشاہ کے ایک شاگرد کو جس کا نام ابُوہریرہ رضؓ تھا۔ سخت بھوک لگی۔ بادشاہ نے پوچھا۔ کہ تمھارے پاس کیا ہے اُس نے جواب دیا۔ کہ میرے پاس تھوڑی سی کھجوریں ہیں۔ بادشاہ نے کہا۔ اُن کو میرے پاس لے آؤ۔ جب وہ بادشاہ کے پاس لایا۔ بادشاہ نے کھجوروں کی تھیلی میں اپنا ہاتھ رکھکر دُعا مانگی۔ اور فرمایا کہ دس دس آدمیوں کو بُلا کر میرے پاس لاؤ۔ وہ بُلا لایا۔ سب کو بادشاہ نے اُن کھجوروں کی تھیلی میں سے کھجوریں دیں یہانتک کہ ساری فوج نے پیٹ بھر کر کھجوریں کھائیں۔ اور ابوہریرہ رضؓ کو بھی دیں۔ اور فرمایا کہ جب چاہے اِس میں سے کھالیا کر۔ حضرت ابُوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ مَیں اُس میں سے پچیس یا چھبیس برس تک کھاتا رہا۔ کبھی کھول کر نہیں گِنتا تھا۔ آخر کار وہ تھیلی ایک لڑائی میں مجھ سے گم ہو گئی۔

اے میرے عزیزو۔ بادشاہ نے جِتنی تکلیف اٹھائی۔ وہ

AsliAhleSunnet.com

صرف ایک خدا کی بندگی کرنے پر اٹھائی۔ طرح طرح کی گالیاں اور دشمنوں کی مار کھائی۔ مگر اپنے خدا کی نماز نہ چھوڑی اور سچ ہی بولتا رہا۔ آخر میں خدا نے اسی کو بڑا کیا۔ اور اسی کی فتح ہوئی۔ تم بھی ہمیشہ سچ بولا کرو۔ اور ہمیشہ اکیلے خدا کی نماز پڑھو۔ اُسی کے نام کی نیازیں دیا کرو۔ اُسی کے آگے سجدہ کیا کرو۔ اگرچہ لوگ تمھیں کتنا ہی ستائیں۔ کیسی ہی تکلیفیں دیں مگر تم جھوٹ نہ بولو۔ خدا کی نماز نہ چھوڑو۔ پھر تم خدا کے پیارے بنجاؤ گے۔

دُوسری طرز کی حکایت

اس بادشاہ کے چار یار تھے۔ ایک کا نام حضرت ابوبکر رضہ تھا اور دوسرے کا نام حضرت عمر رضہ تیسرے کا نام عثمان رضہ۔ اور چوتھے کا نام حضرت علی رضہ تھا۔ بادشاہ اور اُس کے چار یار لوگوں کو وعظ کہا کرتے تھے۔ اور سناتے تھے۔ کہ تم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللّٰهِ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ۔ اُن کے شہر والے سارے ہندوؤں کی طرح بُت پرست تھے۔ وہ اُن کو نہیں مانتے تھے۔ بلکہ گالیاں دیا دیا کرتے تھے۔ آخر کار وہ بادشاہ اور اُس کے یار اس شہر سے چلے گئے۔ اور دوسرے شہر میں جس کا نام مدینہ شریف تھا۔ جا بسے۔ اور وہاں کے لوگ بڑے پکے مسلمان ہو گئے۔ اس شہر کے ہندوؤں کو یہ فکر ہوئی۔ کہ یہ بادشاہ اور اس کے یار لوگوں کو مسلمان کر لینگے۔ اور ہمارے بتوں کو چھوڑ دینگے۔ اُن کی منتیں نہیں مانیں گے۔ اُنکو حلوا پوری نہیں کھلائیں گے۔ اُن کے آگے سجدہ نہیں کریں گے۔ ان مسلمانوں کو مارنا چاہیئے ❊

AsliAhleSunnet.com

جنگ بدر

سب نے مِل کر اتفاق کیا اور اُس شہر مدینے کے باہر ایک مقام پر اوتارا کیا۔ جس کا نام **بدر** تھا۔ اُدھر سے مسلمان بھی چند آدمی کر جمع ہو کر آئے۔ ہندوؤں کی فوج قریباً ایک ھزار تھی۔ اور مسلمان قریباً تین سو آدمی تھے۔ ہندوؤں کے پاس ہر ایک قسم کے ہتھیار تھے۔ اور مسلمانوں کے پاس چند تلواریں اور چند گھوڑے باقی صرف **اللہ** کا نام۔ بیچارے بھوکے۔ پیاسے۔ پانی بھی ہندوؤں نے بند کر دیا تھا۔ اگرچہ ہندو بڑے زوروں آئے تھے۔ پھر بھی اُس بادشاہ نے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ کہ انشاء اللہ تعالٰے ہمارے نام کی فتح ہو گی ہم ہی جیتیں گے۔ اور ہندوؤں کے بڑے بڑے سردار میدانِ جنگ میں مریں گے۔ اور اُن کے گرنے کی جگہ بھی تبلا دی تھی۔ آخرکار یہ ہوا کہ جن جن سرداروں کے نام تبلائے تھے۔ سب کے سب اُسی میدان میں اپنی اپنی جگہ پر گر کر مرے۔ ایک بالشت بھر بھی اِدھر اُدھر نہ ہوئے۔ سب سے بڑا سردار ہندوؤں کا جو اُس بادشاہ کا جانی دشمن تھا۔ جس کا نام ابوجہل تھا۔ وہ بھی اُسی میدان میں مرا۔ اُس کے مرنے کا حال بھی عجیب ہی سُننے کے قابل ہے۔ بادشاہ کے لشکر میں دو بھائی چھوٹے چھوٹے زمینداروں کے لڑکے تھے۔ اُن دونوں بھائیوں نے ایک بڑے آدمی سے پوچھا۔ کہ چچا ابوجہل جو ہمارے بادشاہ کو بُرا بھلا کہا کرتا ہے۔ کون ہے؟ اُس نے تبلا دیا کہ وہ ہے جو اپنی فوج میں پھر رہا ہے۔ دونو لڑکے یہ سُنتے ہی ایسے بھاگے۔ جیسے کوئی شکاری جانور شکار کو جاتا ہے۔ جاتے ہی

اُس دشمن کو تلوار ماری۔ ابھی کچھ جان اُس میں تھی۔ کہ ایک شخص بادشاہ کے نوکروں میں سے اُس کے سر پر گیا۔ اور اس کی داڑھی ہلا کر پوچھا کہ تو ہی ابوجہل ہے؟ بولا کہ کوئی مجھ سے بھی بڑی عزت والا ہے۔ جس کو تم نے مارا۔ افسوس ہے۔ زمینداروں نے مارا۔ اگر کوئی بڑا رئیس لڈار مارتا۔ تو کوئی رنج نہ ہوتا۔

اے میرے عزیزو! تم جانتے ہو۔ کہ اُس بے ایمان ابُوجہل کے ساتھ جو کچھ ہُوا۔ وہ کیوں ہُوا۔ اُن کے غرور کی شامت سے ہُوا۔ غرور اور تکبّر سے خدا غصّے ہوتا ہے۔ اور اپنا عذاب اتارتا ہے۔ کبھی اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھا کرو۔ ہر ایک کو سلام کہا کرو۔ اور ہر ایک کو عزت سے پیش آیا کرو۔

آخر کار اُس جنگ کا فیصلہ یُوں ہُوا۔ کہ سترّ آدمی ہندُوں کے مارے گئے اور سترّوں قید کرکے مُسلمان پکڑ لائے اور باقی ہندو سب بھاگ گئے۔ اس کے بعد ان کافروں کے دلوں میں رنج رہا ہمیشہ اس کا بدلہ لینے کا انتظام کرتے تھے۔ مگر بن نہ پڑتی تھی *

جنگِ احد

ایک دفعہ تین ہزار آدمی ہندو جمع کر کے پھر مدینے شریف پر جس شہر میں بادشاہ رہتا تھا۔ چڑھ آئے۔ اور بڑے غصّے میں تھے۔ اور آپس میں وعدے کر کے آئے تھے۔ کہ اب کی دفعہ سب مُسلمانوں کو مار کر ہی آویں گے۔ اس بادشاہ کو بھی خبر ہو گئی۔ وہ بھی ایکہزار آدمی جمع کر کے باہر نکلا۔ اُس ایکہزار میں سے تین سو

AsliAhleSunnet.com

آدمی ایسے بھی تھے۔ جو ظاہر مسلمان تھے۔ اور اندر سے ہندو۔ جب میدان کے قریب پہونچے۔ تو وہ تین سو آدمی نکل کر علیحدہ ہو گئے باقی سات سو مسلمان اس بادشاہ کے ساتھ رہے۔ اور ہندو تین ہزار تھے۔ ایک پہاڑ کے پاس جس کا نام اُحد ہے۔ جنگ ہوئی۔ خوب لڑائی ہو کر ہندو گھر کو چلے گئے۔ پھر بھی جیت نہ سکے۔ اپنا سا مُنہ لے کر اپنے شہر کو واپس پھر گئے۔ اس جنگ میں بادشاہ کو بھی تکلیف ہوئی۔ سر پر زخم لگے۔ دانت کو چوٹ آئی۔ مگر جان سلامت رہی۔ خداوند کریم نے اس جنگ میں بھی ہندوؤں کو حوصلہ نہ دیا۔ کہ شہر مدینے پر ٹوٹ پڑیں۔ پھر تو بڑا غصہ ہندوؤں کے جی میں بھرا ہؤا تھا۔ مگر کچھ پیش نہ چلتی تھی ✤

جنگ احزاب

آخر کار بہت سے لوگوں کو جمع کر کے مُسلمانوں پر چڑھا لائے۔ سارے اُس ملک کے ہندو اور عیسائی اور یہودی بھی اُن کے ساتھ آ گئے۔ اور آپس میں اتفاق کر لیا۔ کہ اب کی دفعہ مُسلمانوں کو مار کر ہی جائیں گے بغیر مارے کے ہرگز واپس جانا مناسب نہیں۔ غرض تمام کافروں نے آکر مدینے کے ارد گرد گھیرا ڈال لیا۔ کئی ہزار آدمی تھے۔ بڑے جوش و خروش کے ساتھ آئے۔ ادھر بادشاہ نے بھی مُسلمانوں سے صلاح و مشورہ کیا۔ سب لوگوں نے کہا کہ شہر کے گرداگرد خندق (کھائی) کھودنی چاہئیے۔ پھر کافر آگے نہ بڑھ سکیں گے۔ بادشاہ نے خندق کھدوانی شروع کی۔ اور ساتھ اس کے سب مُسلمان لوکر بھو کے

AsliAhleSunnet.com

پیاسے اس خندق کے کھودنے میں لگے ہوئے تھے۔ جس کسی کو بھوک لگتی وہ اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا۔ اتنے میں بادشاہ کا ایک شاگرد آیا۔ اس نے بادشاہ کے کان میں کہا۔ کہ صاحب آپ کی دعوت ہمارے گھر میں ہے۔ بادشاہ نے سب اپنے نوکروں میں بلند آواز سے پکار دیا۔ کہ اس شخص کے گھر میں دعوت ہے۔ آج اس کے مکان پر کھانا کھائیو۔ اُس شخص کے گھر میں چونکہ کھانا بہت تھوڑا تھا۔ صرف بادشاہ کے پیٹ بھرنے جتنا کافی ہو گا۔ وہ گھبرا کر اپنی بیوی کے پاس گیا۔ اور کہا کہ بادشاہ سلامت ساری فوج لے کر آ گئے ہیں اور ہمارے گھر میں اتنا کھانا نہیں۔ اُس کی بیوی بہت دانا تھی۔ اُس نے سُن کر جواب دیا۔ کہ تو نے بادشاہ سلامت کی خدمت میں کیا عرض کی تھی۔ خاص ان کی دعوت کہی تھی یا سب کی۔ اُس نے کہا میں نے خاص بادشاہ کی کہی تھی۔ اُس بیوی پاکدامن نے کہا۔ خیر کچھ پرواہ نہیں۔ بادشاہ سلامت نے جب سب کو بُلایا ہے۔ تو کچھ سوچ سمجھکر ہی بُلایا ہو گا۔ وہ خود ہی اس کا انتظام فرما لینگے۔ جب بادشاہ اور فوج ان کے گھر میں پہونچے۔ تو کہا کہ ہنڈیا کہاں ہے۔ گھر والے ہنڈیا اٹھا لائے۔ بادشاہ نے اُس میں اپنا لب مبارک ڈالدیا۔ اور آٹے پر کپڑا رکھکر کہا کہ پکاتے جاؤ۔ اور کھلاتے جاؤ۔ گھر والے جماعت جماعت کو کھلاتے گئے۔ سب نے کھا لیا۔ اور وہ کھانا اُسی طرح باقی تھا۔ سب لوگ کھا کر اپنے کام یعنی خندق کھودنے پر جا لگے۔ ایک پتھر نہائیت سخت تھا۔ جس کو سب نے توڑا۔ پر وہ نہ ٹوٹا۔ آخر کار بادشاہ کو خبر دیگئی۔ بادشاہ نے آ کر اُس کو توڑ ڈالا۔ اس کے ٹوٹنے کے وقت ایک چمکارا ہوا۔ اس چمکارے میں بادشاہ نے روم اور شام کے شہر دیکھ لئے۔ اور بتلا دیا۔ کہ میری فوج کو سب

AsliAhleSunnet.com

ملک رُوم اور شام کا مل جائیگا۔ دیکھو بادشاہ کا حوصلہ کہ تمام ہندؤں نے گرداگرد گھیر رکھا ہے۔ کہیں جانیکو راستہ نہیں۔ مگر اپنی فوج کو کیا بلند حوصلے سکھاتا ہے۔

اے میرے عزیزو! تمھیں جب کبھی تکلیف آوے۔ تو حوصلہ نہ ہارا کرو حوصلہ کو قائم رکھا کرو۔ جس نے حوصلہ چھوڑ دیا اسکا کچھ نہیں بنتا۔

غرض قریب مہینے کے سب ہندو گھیرا ڈال کر بیٹھے رہے۔ کبھی کبھی وقت کچھ لڑائی جھگڑا بھی ہو جاتا تھا۔ آخر کار یہ ہوا۔ کہ ایک ہی دفعہ رات کو ایسی ہوا چلی۔ جس سے تمام ہندؤں کے خیمے ٹوٹ گئے۔ اور گھوڑے بھی بھاگ گئے۔ ہندو بھی ایک سے ایک جدا ہو کر اپنے اپنے گھر کو چلدیئے۔

ایکدفعہ بادشاہ اپنی فوج سے علیحدہ ہو کر ایک درخت سایہ دار کے نیچے سوتا تھا۔ کہ ناگہان ایک بہت بڑا جوان کافر پہلوان آیا۔ اور اُس بادشاہ کی تلوار درخت سے لٹکی ہوئی تھی۔ اُس کافر پہلوان نے اس تلوار کو لے لیا ہاتھ میں لیکر بولا۔ اے بادشاہ اب تجھے کون مجھ سے بچائیگا۔ اگر چاہوں تو تجھے ابھی مار ڈالوں۔ بادشاہ بڑے حوصلے والا تھا اور اسکو اپنے خدا پر بھی بہت ہی بھروسہ تھا۔ اسلئے جب اُس پہلوان نے بادشاہ کو للکارا۔ تو بادشاہ کے مُنہ سے یہی نِکلا کہ مجھے اللہ بچائیگا۔ اتنے میں اُس پہلوان کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ گئی۔ اور پیچھے کو گر پڑا۔ اُس تلوار کو بادشاہ نے اٹھا لیا اور اُس پہلوان سے کہا کہ اب تو بتا کہ تجھے کون مجھ سے بچائیگا۔ بادشاہ کے جواب میں اُس پہلوان نے کہا کہ مجھ پر رحم کر۔ اور اس تلوار کو مجھ پر نہ چلا۔ چونکہ بادشاہ بڑا ہی رحمدل تھا جب اسکا اتنا کہنا سُنا تو فوراً اُسکو معاف کردیا۔ پھر وہ مُسلمان ہوگیا۔ اور اپنی قوم میں جا کر سب ہندؤں کو مُسلمان کرلیا۔

اے میرے عزیزو! تم بھی اُس بادشاہ کی مانند ہو جاؤ۔ کتنا ہی تمھیں

AsliAhleSunnet.com

کوئی ستائے۔ جب وہ معافی مانگے۔ تو تم فوراً اُسکو معاف کردو۔ اور ہر ایک پر رحم کیا کرو۔ اور محبت سے پیش آیا کرو۔ کیسا ہی تمھارا دشمن ہو۔ جب تم اُس سے محبت کرو گے۔ تو وہ تمھارا دوست مہربان ہو جائیگا ٭

صُلحِ حُدیبیہ

ایکدفعہ بادشاہ اپنی فوج کے ساتھ جو قریباً چودہ پندرہ سو آدمی تھے۔ اپنے شہر سے چلکر پہلے شہر کی بڑی مسجد میں نماز پڑھنے چلا۔ راستہ میں ایک پہاڑی کے پاس جسکا نام حدیبیہ تھا۔ پہونچا۔ تو بادشاہ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ بالکل ہی اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ اُدھر ہندوؤں کو خبر ہوگئی۔ کہ بادشاہ اپنی فوج کے ساتھ نماز پڑھنے کو آتا ہے۔ بولے کہ اُس کو مسجد میں نہ آنے دینگے۔ آپسمیں صلاح مشورہ کر کے یہ ٹھہرائی۔ کہ اس بادشاہ سے لڑنا چاہئے۔ بادشاہ نے کہا۔ کہ ہم نماز پڑھنے آئے ہیں۔ کسی سے لڑائی کرنے کو نہیں آئے۔ ہمکو نماز پڑھنے دو۔ بعد نماز پڑھنے کے ہم اپنے شہر مدینہ کو چلے جائیں گے۔ تم یہاں ہی رہو۔ تمھارا مکان ہے۔ ہر چند کہا مگر کافروں نے ایک نہ سُنی۔ جس جگہ بادشاہ کی فوج نے اُتارا کیا ہوا تھا۔ وہاں ایک چھوٹا سا کنوؤاں تھا۔ جب اسمیں سب نے پانی کھینچا۔ تو اس کا پانی ختم ہوگیا۔ مسلمانوں کو پانی کی بہت تکلیف ہوئی۔ آخر کار بادشاہ تک خبر پہونچی۔ بادشاہ نے فرمایا میرا ایک تیر لیجا کر اُس کنوئیں میں ڈالدو۔ جب انہوں نے ڈالا۔ تو اسقدر اُسمیں سے پانی نکلا۔ کہ جبتک بادشاہ اور اُسکی فوج وہاں رہی۔ خوب مزے سے پیتے رہے۔ اور وہ ختم ہونیمیں نہ آیا۔ جب ہندوؤں کیطرف سے ایک شخص آیا۔ کہ بادشاہ کیساتھ کوئی بات کرے تو دیکھتا ہے۔ کہ

AsliAhleSunnet.com

مسلمان سارے کے سارے بادشاہ کے اردگرد ایسے کھڑے ہیں جیسے تمام
کوئی بڑا تابعدار نوکر کھڑا ہوتا ہے کہ جب کوئی حکم ہو تو عمل کرونگا۔ اگر
بادشاہ تھوک ڈالتا تھا۔ تو وہ بھی ہاتھ میں لیکر تمام بدن پر ملتے تھے۔
اگر نماز کے لئے وضو کرتا تھا۔ تو اُسکا پانی آنکھوں کو ملتے تھے۔ جب
اُس آدمی نے جو کافروں کیطرف سے وکیل ہوکر آیا تھا۔ یہ حال دیکھا
کافروں سے جاکر کہا کہ بھلا تم اُس بادشاہ سے کیا لڑسکوگے جسکے
نوکروں شاگردوں کا یہ حال ہے۔ کہ اُسکا تھوک بھی زمین پر گرنے نہیں
دیتے۔ فوراً اُٹھاکر بدن پر مل لیتے ہیں۔ یہ سُنکر کافر بھی نرم ہوگئے۔
آخر کار اِس بات پر صلح ٹھیری۔ ہندؤں نے کہا ہم اِس سال تم کو
نماز پڑھنے نہ دینگے۔ آئندہ سال تم آکر نماز پڑھ جائیو۔ اور یہ بھی وعدہ
ہوا کہ دس برس تک ہم تم آپسمیں نہ لڑینگے۔ اور نہ ہم تمھارے دوستوں
سے لڑینگے۔ اور نہ تم ہمارے دوستوں سے لڑنا۔ اور یہ بھی اقرار ہوا۔ کہ جو
مرد ہم سے تمھاری طرف بھاگکر آوے تو ہم اُسکو لے آوینگے۔ اور جو
تمھارا آئیگا ہم اُسکو واپس نہ دینگے۔ جب یہ اقرار ہوچکا۔ تو اُسیوقت ایک
مسلمان آدمی جسکا نام ابو جندل تھا جسکو کافروں نے قید کر رکھا تھا۔
اور نکلنے نہ دیتے تھے۔ کسی بڑے رئیس کا بیٹا تھا۔ بادشاہ کے پاس آکر
عاجزی کرنے لگا۔ کہ مجھے ان کافروں سے چھڑاؤ۔ بادشاہ کی فوج نے
بھی چاہا۔ کہ اِسکو چھڑاکر اپنے ساتھ لیجائیں۔ مگر بادشاہ چونکہ وعدے کا
بڑا پکا تھا۔ اُس نے کہا ہم وعدہ کرچکے ہیں۔ کہ انکا آدمی ہم نہیں رکھینگے
پس اسکو واپس ہی کردیا۔ اور اپنی فوج کے ساتھ اپنے شہر کو واپس چلا
آیا۔ دوسرے سال آکر بادشاہ اور اسکی فوج نے کعبہ شریف میں نماز پڑھی

AsliAhleSunnet.com

فتح مکّہ معظمہ

کافر پھر بھی اس وعدہ پر پختہ نہ رہے۔ بادشاہ کیساتھ اُنھوں نے وعدہ توڑ دیا۔ بادشاہ کے دوستوں کو مارنے لگے۔ تو اب بادشاہ کو بھی بہت غصّہ آیا اور کہا کہ اب کی دفعہ کافروں سے صلح نہیں کرینگے۔ بلکہ ان کی خوب خبر لینگے۔ اپنی فوج تیار کرکے کافروں کے شہر کے پاس (جسکا نام مکہ شریف تھا) آگیا۔ اُدھر کافروں کو بھی خبر ہو گئی۔ کافروں کے دو تین سردار مسلمانوں کی تلاش میں نکلے۔ بادشاہ نے بھی کئی آدمی بھیجے ہوئے تھے۔ تاکہ کافروں کی خبر لادیں۔ اُنکو راہ میں کافروں کے دو تین سردار مل گئے۔ اُن سرداروں کو مسلمانوں نے پکڑ لیا۔ اور اپنے بادشاہ کے پاس لے آئے۔ ایک بڑا سردار جسکا نام ابوسفیان تھا۔ اُسیوقت مسلمان ہو گیا۔ بادشاہ نے کہا کہ اس کو ایک پہاڑ کے پاس بٹھاؤ۔ اور اُسکے پاس سے سب فوج ایک کے پیچھے ایک گذرتی جائے۔ تاکہ یہ سردار ہماری فوج کو اچھی طرح دیکھکر ڈر جائیگا۔ اور حوصلہ لڑائی کا نہ کرے۔ جب اس سردار کے پاس سے مسلمانوں کی فوج چلتی تھی۔ تو وہ سردار ہر ایک فوج سے پوچھتا تھا۔ کہ یہ کون ہیں۔ ایک شخص بتلاتا جاتا تھا کہ فلاں فوج ہے۔ ایک فوج کے افسر نے (جسکا نام سعد تھا) اس سردار سے کہا۔ کہ اے ابوسفیان آج ہم کافروں کو خوب مارینگے۔ یہ سنکر اُس سردار کو بہت رنج ہوا کیونکہ اس کے سارے بھائی ہندو تھے۔ اُس نے آکر بادشاہ سے کہا۔ کہ سعد کہتا ہے کہ آج ہم کافروں کو خوب مارینگے۔ آپ اسکو منع کریں کہ کافروں کو نہ مارے۔ اگر سارے کافر مارے گئے تو ہندو ہماری قوم کے سب مر جائینگے۔ بادشاہ نے اُسکی فریاد سنکر جواب دیا۔ کہ سعد نے غلط کہا۔ ہم ہرگز کافروں کو نہیں مارینگے

AsliAhleSunnet.com

جو کوئی تیرے گھر میں یا مسجد میں آئیگا۔ اُسکو کوئی نہیں مار یگا۔ یہ سُنکر بہت سے
لوگ اُس سردار کے گھر میں آ گئے۔ اور بچ رہے۔ بادشاہ نے یہ بھی کہا کہ ہم
تو کسی کو نہیں مارینگے۔ ہاں اگر کوئی ہم سے لڑیگا۔ تو ہم بھی اُس سے لڑینگے۔
چنانچہ بعض لوگ بادشاہ کی فوج سے لڑے تو بادشاہ کی فوج نے بھی انکو مارا
آخر کار یہ ہوا کہ تمام کافر بھاگ گئے اور بادشاہ کے نام کی فتح ہوئی۔ جب
بادشاہ تمام ہندوؤں سے جیت گیا۔ تو جہاں پر ہندوؤں نے بت رکھے ہوئے
تھے۔ جو اصل میں مسجد تھی۔ جا کر اُن بتوں کو توڑ ڈالا۔ اور **اللہ** کا نام لیکر
سب کو گرا دیا۔ اور اُس مسجد میں نماز پڑھنی شروع کر دی۔ پھر سب کافر جو کہ
بھاگ گئے تھے۔ بادشاہ کے پاس پکڑے ہوئے آئے۔ بہت سے مسلمان ہو گئے
اور بہتوں کو بادشاہ نے معاف کر دیا۔ پھر بادشاہ بھی اُس شہر میں اپنا راج کر کے
اپنے شہر کو چلا آیا۔ **اے میرے عزیزو!** دیکھو اُن کافروں نے اُس
بادشاہ پر کتنی سختیاں کی تھیں۔ آخر کار اُس بادشاہ کو خداوند کریم نے بڑا کیا۔
اور سب ہندو عاجز ہو گئے۔ اسیطرح جو کوئی کسی کو ناحق تنگ کرتا ہے وہی
ذلیل ہوتا ہے۔ اور خدا دوسرے کو بڑا کر دیتا ہے۔ تم ہرگز کسی کو مت ستاؤ۔
اگر کوئی تمکو تنگ کرے تو صبر کر کے خدا سے دعا مانگا کرو۔ خدا تمہاری مدد کریگا
پھر تم بڑی عزت والے ہو جاؤ گے۔ **اے میرے عزیزو!** تم جانتے ہو
کہ بادشاہ کون تھا۔ اور اُسکے وزیر کون تھے۔ یہ بادشاہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم۔ ہیں۔ جنکا ہم مسلمان کلمہ پڑھتے ہیں۔ انکو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دین
سکھانے کے لئے بھیجا تھا۔ انہوں نے ہم کو سب کچھ سکھایا۔ جب اُنکا نام آوے۔ تو
تم درود پڑھا کرو۔ ان وزیروں کا نام حضرت ابوبکر حضرت عمر۔ حضرت عثمان اور
حضرت علی تھا۔ جب اُنکا نام پڑھو یا سنو تو رضی اللہ عنہ کہا کرو۔

صلی اللہ علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۔

تمت

AsliAhleSunnet.com

کتبخانہ ثنائی امرتسر کی مشہور و معروف فروختنی کتابونکی فہرست

تفسیرِ ثنائی اردو۔ پوری کیفیت اس تفسیر کی
تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے
مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی
ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔
تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع
ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم
میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح
کیگئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات
کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں
ایسے کہ باید و شاید تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے
جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے
آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ایسا کہ
مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے کہنے کے چارہ نہو۔ تفسیر سات
جلدوں میں ہے جنمیں سے چھ جلدیں تیار ہیں۔
جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت عہ جلد دوم
سورہ آل عمران و نساء عہ جلد سوم سورہ مائدہ
انعام اعراف عہ جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ عہ
جلد پنجم تا سورہ فرقان ۱۹ پارہ عہ جلد ششم
تا سورہ یٰسین ۲۳ پارہ عہ

تقابل ثلاثہ۔ توریت انجیل اور قرآن کا
مقابلہ قرآنمجید کی فضیلت کا ثبوت عیسائیونکی
بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت معہ محصول عصہ

اجتہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد و
تقلید پر عالمانہ بحث کیگئی ہے۔ قابل دید ہے ۳؍

القرآن العظیم قرآنمجید کے الہامی ہونیکا ثبوت
قیمت ۱؍

الہام۔ الہام کی تشریح اور آریونکا رد۔ ۱؍

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن
مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل
رسالہ متعلقہ نماز کا مکمل جواب۔ ۲؍

آیات متشابہات۔ اصول تفسیر اور آیات
متشابہات کی تحقیق۔ ۳؍

فتوحات اہلحدیث چیف کورٹ ہائیکورٹ
پنجاب۔ اودہ۔ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث
کی تائید میں فیصلے۔ ۲؍

AsliAhleSunnet.com

الہامی کتاب ۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۶ر

حق پرکاش ۔ ستیارتھ پرکاش متعلقہ اسلام کا جواب ۔ ۸ر

تبرِ اسلام ۔ مہاشہ دھرمپال آریہ کے رسالہ نخلِ اسلام کا جواب قابلدید ۔ ۴ر

تہذیب ۔ ہندیوں کے فرائض ار

جہادِ وید ۔ وید اور دیگر آریہ کتابوں سے جہاد کا ثبوت دیا گیا ہے ۔ ۲ر

ادب العرب ۔ صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ لے ۔ اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے ۔ ۶ر

خصائل النبی ۔ شمائل ترمذی کا بامحاورہ اُردو ترجمہ ۔ ار

مناظرۂ النگینہ ۔ مشہور و معروف مناظرہ جو آریوں سے نگینہ میں ہوا تھا ۔ ۴ر

اہلحدیث کا مذہب ۔ فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مسلمہ مسائل کا بیان ۔ ۳ر

اتباع سلف ۔ سلف کی تقلید اور اتباع کے متعلق لطیف تحقیق ۔ ۴ر

السلام علیکم ۔ اسلامی سلام کے احکام ار

سرکوبِ بدعت ۔ بدعات کا رد ۔ ار

میل و ملاپ ۔ اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ ۔ ۳ر

اسلامی تاریخ ۔ آنحضرت صلعم کی زندگی کے حالات مبارکہ بچوں کے لئے بہت مفید ہے ۔ ار

اسلام اور برٹش لا ۔ یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے ۔ کہ اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۔ ۴ر

ہدایت الزوجین ۔ نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان ار

بحث تناسخ ۔ تناسخ اور مادہ کا ابطال ۲ر

شادی بیوگان اور نیوگ ار

رسومِ اسلامیہ ۔ رسوم قبیحہ کی تردید ار

صحیفۂ محبوبیہ ۔ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید ۔ ۴ر

حدوث دنیا ۔ آریوں کا رد ۔ ار

عزت کی زندگی ۔ قابلدید رسالہ ہے ار

شریعت و طریقت ۔ ہر دو کا بیان ار

الہاماتِ مرزا ۔ مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید معہ جواب آئینۂ حق نما قابلدید ۵ر

حدوث وید ۔ قدامت وید کا ابطال وید سے ۔ ار

سوامی دیانند کا علم و عقل ۔ ار

توحید و تثلیث اور راہِ نجات ۔ جن مضامین پر مفصل بحث ۔ ۴ر

تمام کتابیں ملنے کا پتہ :- مینیجر دفتر اہلحدیث ۔ امرتسر

AsliAhleSunnet.com